سوموار | یکم ستمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 193 | سوموار 28 ربیع الثانی۔ 1418ھ یکم تبوک 1376ھش یکم ستمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عملی طور پر بہادری کے ساتھ خدا کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت ایسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کو چاہئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں' یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش باخدا بننا چاہتے ہیں' لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے' انسانیت بھی جاتی رہتی ہے' لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 233)

خدا سے دعا کرتے ہوئے ناامید نہیں ہونا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان اپنے اعمال میں پاکیزگی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ہر ایک حکم کو بجالائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس سے انسان خوش ہوتا ہے اس کو انعام دیتا ہے اسی طرح جس پر خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اسی پر انعام کرتا ہے اس طریق کو سن کر بعض لوگ کہہ دیں گے کہ یہ تو ایک بڑی بات ہے ہمیں پہلے اپنے اعمال کی درستی کے لئے ہی دعا کی ضرورت ہے کیونکہ دعا تو تب قبول ہوگی' جبکہ اعمال درست ہوں گے اور اعمال اس وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ خدا تعالیٰ ہماری دستگیری نہ کرے اس لئے کوئی ایسی بات بتاؤ۔ جس پر عمل کرنے سے ہمارے جیسے کمزور ایمان اور کمزور اعمال والے انسانوں کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف حاصل کر سکیں۔ کیونکہ ہم کو بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہمارے اعمال دعا کے ذریعہ درست اور مضبوط ہوں اور ہمیں کامل ایمان حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ اس کے لئے میں آج چند ایسی باتیں بھی بیان کرتا ہوں جن کو ہر ابتدائی حالت والا انسان عمل میں لا سکتا ہے اور گو وہ معمولی نظر آتی ہیں لیکن در حقیقت بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک بات تو وہ ہے جو گزشتہ خطبہ میں میں نے بتائی تھی۔ کہ انسان دعا کرتے ہوئے اس بات پر کامل ایمان رکھے کہ میں خدا کے حضور سے کبھی ناامید نہیں ہوں گا۔ اور کبھی تہیدست نہیں پھروں گا۔ لیکن اگر کوئی انسان دعا تو کرتا ہے مگر اس کا دل کہتا ہے کہ تیری دعا قبول نہیں ہوگی تو واقعہ میں اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ اس لئے ہر ایک انسان اس یقین سے دعا مانگے کہ خدا تعالیٰ ضرور سنے گا اور قبول کرے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں ان سے جو نیک سلوک کرتا ہے وہ بھی ان کی نظروں میں پیارا معلوم دینے لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ایک بچہ کو ہلاکت سے بچائے تو اس بچہ کے ماں باپ اس کے شکرگزار ہوں گے اور اسے یہ نہیں کہیں گے کہ تو نے بچہ کو بچایا ہے نہ کہ ہم کو۔ کہ ہم تیرے مشکور ہوں۔ تو یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو چیز کسی کی محبوب ہوتی ہے تو جب اس کو کوئی فائدہ پہنچائے یا اس کی نسبت کوئی اچھی بات کہے تو محب کے دل میں اس کی بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی گر دعا میں بھی انسان استعمال کر سکتا ہے۔

(از خطبہ 28۔ جولائی 1916ء)

انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم لئیق احمد عابد صاحب نائب وکیل المال اول کی بھانجی عزیزہ فاخرہ نورین بنت چوہدری رشید احمد صاحب آف ٹیکسلا مورخہ 28-اگست 1997ء کو صبح پونے چھ بجے 20 سال کی عمر میں اچانک لاہور میں وفات پا گئی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک عبادت گذار تھیں۔ بی اے کا امتحان دیا ہوا تھا۔ وفات سے قبل دو ماہ کے عرصے میں کلام الٰہی کا ایک دور مکمل کیا۔ موصوفہ مکرم مولوی بدرالدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید کی نواسی تھیں۔ اسی روز بعد مغرب بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد سید قاسم احمد شاہ صاحب قائمقام وکیل التعلیم نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم شیخ بشیر احمد (سکھری) کوئٹہ سے تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ مدیحہ احمد بنت عزیزم منیر احمد بفضل اللہ تعالیٰ ایف اے کے امتحان میں فیڈرل بورڈ بلوچستان کے تمام کالجز کے طلباء و طالبات (ہیومینٹیز گروپ) میں اول آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

○ محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز نجم الثاقب ابن مکرم طاہر محمود زیروی نے میٹرک کے امتحان میں کل 850 نمبروں میں سے 733 نمبر حاصل کر کے لاہور بورڈ میں اور اپنے سکول سینٹ انتھونی ہائی سکول میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیز نجم الثاقب معروف شاعر اور صحافی محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر رسالہ ہفت روزہ "لاہور" کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نجم الثاقب کے لئے یہ اعزاز مبارک اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ناصر احمد رند صاحب ساکن دارالعلوم غربی حلقہ ثناء گذشتہ ایک ماہ سے بوجہ گردوں میں انفیکشن اور پتے میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

یکم تبوک 1376 ھش یکم ستمبر 1997ء

توحید: قول و فعل میں ہم آہنگی چاہئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گزشتہ روز ہالینڈ میں دیئے گئے خطبہ میں اپنے حالیہ دورہ جرمنی کا ذکر فرماتے ہوئے ایک نئی قوم سے رابطہ کا ذکر فرمایا۔ یہ نئی قوم چیچنیا کی قوم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ لوگ اسلامک نیشنلزم کے علمبردار ہیں۔ مگر دین حق کی حقیقی تعلیمات سے واقف نہیں ہیں خدا کرے کہ اس قوم سے جماعت احمدیہ کا رابطہ نیک نتائج کو جنم دے۔

حضرت صاحب نے بوسنین قوم کے افراد سے تازہ ملاقاتوں کے ضمن میں ان کے غیر معمولی اخلاص کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان میں سے بعض بوسنین جماعت احمدیہ کے ساتھ ایسا غیر معمولی اخلاص رکھتے ہیں کہ پیدائشی احمدیوں کے اخلاص سے بھی بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں یہ لوگ جماعت کے ساتھ عشق اور محبت میں آگے بڑھ رہے ہیں پہلے ان کے ساتھ ملاقاتوں میں جو بعض اوقات اجنبیت کا احساس ہوتا تھا وہ اب ختم ہو رہا ہے۔

حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ایک مقبول ترین پروگرام اردو کلاس کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان کے ساتھ یہ سفر اللہ کی وحدانیت اور توحید کے ذکر کے ساتھ معمور رہا۔ یہ ایک بہت پر لطف اور متاثر کن سفر تھا۔

اردو کلاس احمدیہ ٹیلی ویژن کا بلاشبہ مقبول ترین پروگرام ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہمارے محبوب امام نہایت بے تکلفی کے ساتھ اردو کلاس کے شرکاء سے گفتگو فرماتے ہیں۔ اور اپنے آقا کو اپنے خدام اور بچوں کے ساتھ ہنستے کھیلتے دیکھنا کسی بھی احمدی کے لئے ایک جنت سے کم نہیں۔ باتوں باتوں اور ہنسی مذاق میں اردو زبان بھی سکھائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ دین کے نہایت اہم نکات بھی سیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ معصوم بچوں کے ساتھ حضرت صاحب کا پیار اور کھانا پینا نہایت بھلا منظر پیش کرتا ہے۔ کبھی کبھی بچے اور بچیاں اپنی نظمیں پیش کرتے ہیں۔ بڑا بچہ (محترم اسماعیل آڈو صاحب) اور موٹا بچہ اس کلاس کی اہم شخصیات ہیں۔ اس کلاس کا لمحہ لمحہ لطف اور مسرت سے بھرپور ہوتا ہے۔ حضرت صاحب کو خوش و خرم اور ہنستا مسکراتا دیکھ کر ہر احمدی کے دل کی کلی کھل اٹھتی ہے۔ ایک پروگرام ختم ہونے کے بعد دوسرے پروگرام کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنے خطبہ میں یہ نصیحت فرمائی کہ توحید پر زور دیں یہ زمانہ ہی توحید پر زور دینے کا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ یعنی قول توحید ہو تو عمل بھی توحید پر ہو اور زندگیاں اللہ تعالیٰ کی صفات کے سانچے میں ڈھل رہی ہوں۔ ہر احمدی کو حضرت صاحب کی اس اہم نصیحت کو پلے باندھ لینا چاہئے۔ اور اپنی زندگیوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کا عملی اظہار پیش کرنا چاہئے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات میں سے بعض حصے سنائے اور اس کی نہایت لطیف اور ایمان افروز تشریح فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ توبہ کی حقیقت اور خدائے واحد و یگانہ کی طرف لوٹنے کے مضمون کو سمجھنے کے لئے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کے محتاج ہیں۔ ان ارشادات کے بغیر یہ ساری باتیں سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا یہ ارشاد ہر احمدی کے لئے لائحہ عمل فراہم کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ توبہ کی حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے ورنہ رسمی توبہ فائدہ نہ دے گی۔ بیعت کے چند الفاظ کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا اور ان کو تکرار سے دوہرانا یہ بات اس لحاظ سے کافی نہیں ہے کہ اللہ ان سے راضی ہو جائے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی توضیح میں فرمایا کہ تمام گناہوں سے بچنے کا بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کی ذات کا عرفان حاصل کرنا، اور خدا کو پہچاننا اسی کا نام خوف الٰہی ہے۔ اس وضاحت سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ کا خوف اس دنیاوی خوف کے ہم معنی نہیں ہے جس میں انسان دن رات مبتلا رہتا ہے۔ افسروں کا خوف، بڑے لوگوں کا خوف پھر چوروں ڈاکوؤں کا خوف، اس خوف کو اللہ کے خوف سے کوئی نسبت نہیں۔ اس سے تو مراد ہے کہ اللہ کی ذات کو زیادہ سے زیادہ جاننا اور حقیقت میں اللہ کی قدرتوں اور طاقتوں سے آگاہی حاصل کرنا پھر اپنی عاجزی کا احساس کرنا اور اسی سوچ کا دوسرا نام اللہ کا خوف رکھنا ہے۔ اس کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کئی بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

ہر کہ عارف تراست ترساں تر

کہ جو عارف حقیقی ہے اور جتنا وہ عرفانِ الٰہی میں بڑھتا ہے اتنا ہی وہ ترساں تر ہوتا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے یہ اہم نکتہ بھی حضرت بانی سلسلہ● کے ارشادات کے توسط سے بیان فرمایا کہ جب کچھ بھی میسر نہ ہو یا جب دنیاوی ذرائع ناکام ہو رہے ہوں تو آخری سہارا پھر مضطر کی دعا ہوتی ہے اس سے کام لیں۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے اردو کلاس کے حالیہ دورے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ بعض اوقات جب بچے کسی چوٹ وغیرہ کا شکار ہو جاتے اور عام دوا سے زیادہ فائدہ نظر نہ آتا تو پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ دعا سے کام لیتے اور بچوں کو پتہ بھی نہ لگتا کہ ان کے حق میں حضرت صاحب کی دعا آناً فاناً قبول ہو چکی ہے اور وہ بچے ہنستے کھیلتے پھر سے اردو کلاس کی کارروائیوں میں شامل ہو جاتے۔

قبولیت دعا کا یہ پہلو نہایت ہی ایمان افروز ہے۔ اللہ کے قائم کردہ امام جماعت کے ساتھ اللہ کی محبت اور تائید کا یہ نظارہ روحوں میں ایک نئی تازگی پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ کی لازوال قدرتوں اور اس کے ہر لحہ و ہر آن رگ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہونے پر ایمان پختہ تر ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب کا یہ ارشاد دعا کی قوت پر یقین کو ایک نئی مضبوطی اور نئی شان عطا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

سیلاب کا عذاب

وطن عزیز پاکستان کے کئی شہر آجکل سیلاب کی لپیٹ میں ہیں۔ سیلاب سے کئی دیہات زیر آب آچکے ہیں۔ کئی مکان گر چکے ہیں اور کئی دیہاتیوں کے مویشی سیلاب کی نظر ہو گئے ہیں۔ بعض مکانات کے گرنے اور مٹی کے تودے گرنے سے اموات ہو رہی ہیں۔ جن میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ ایک آسمانی آفت اور عذاب ہے جو وطن عزیز کی بستیوں پر نازل ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت اہل وطن کی سلامتی کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے 1997ء کا سال یوں بھی تباہیوں کا سال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وطن کے باسیوں پر رحم فرمائے اور ان کی راہ حق کی طرف رہنمائی کرے۔ اس وقت اہل وطن کو احمدیوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

آتشِ عشق کو دُوری نے بہت بھڑکایا
میں نے لکھا نہ کوئی نامہ ادھر سے آیا
سوچتا ہوں کہ بس اب موند کے رکھوں آنکھیں
شائد اس طرح سے لہرائے سنہری سایہ
میری کیفیتِ فرقت نہیں معلوم انہیں
راحتِ وصل سے ہے اس کا فزوں تر پایہ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1897ء کے جلسہ سالانہ میں

حضرت بانی سلسلہ کا پہلے روز کا خطاب

25 - دسمبر 1897ء

متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے

سو یہ نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں۔ آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے‘ نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے۔ سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں‘ تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔ ایک ولی کا قول ہے کہ جس کو ایک سچا خواب عمر میں نصیب نہیں ہوا‘ اس کا خاتمہ خطرناک ہے جیسے کہ (کلام الٰہی صاحب ایمان) کے یہ نشان ٹھہراتا ہے۔ سنو! جس میں یہ نشان نہیں اس میں تقویٰ نہیں۔ سو ہم سب کی یہ دعا چاہئے کہ یہ شرط ہم میں پوری ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (خدائی خبر)‘ خواب مکاشفات کا فیضان ہو‘ کیونکہ (صاحب ایمان) کا یہ خاصہ ہے۔ سو یہ ہونا چاہئے۔

بہت سی اور بھی برکات ہیں جو متقی کو ملتی ہیں۔ مثلاً (-) میں جو (کلام الٰہی) کے شروع میں ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ (صاحب ایمان) کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ دعا مانگیں: (-) یعنی ہمیں وہ راہ سیدھی بتلا ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام و فضل ہے۔ یہ اس لئے سکھلائی گئی کہ انسان عالی ہمت ہو کر اس سے خالق کا منشاء سمجھے اور وہ یہ ہے کہ یہ امت بہائم کی طرح زندگی بسر نہ کرے بلکہ اس کے تمام پردے کھل جاویں۔ (-) اس دعا سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے پہلے سے ارادہ کر رکھا ہے کہ جو متقی ہو اور خدا کی منشاء کے مطابق ہو تو وہ ان مراتب کو حاصل کر سکے جو انبیاء اور اصفیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ انسان کو بہت سے قویٰ ملے ہیں جنہوں نے نشوو نما پانا ہے اور بہت ترقی کرنا ہے۔ ہاں ایک بکرا چونکہ انسان نہیں‘ اس کے قویٰ ترقی نہیں کر سکتے۔ عالی ہمت انسان جب رسولوں اور انبیاء کے حالات سنتا ہے کہ وہ انعامات جو اس پاک جماعت کو حاصل ہوئے اس پر نہ صرف ایمان ہی ہو بلکہ اسے بتدریج ان نعماء کا علم الیقین‘ عین الیقین اور حق الیقین ہو جاوے۔

علم کے تین مدارج

علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین‘ عین الیقین‘ حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بد قسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس (-) کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ (ہمیں سیدھی راہ پر چلا) سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مد نظر رکھ کر (عبادت) میں دعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے‘ فرمایا (-) کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہے۔ جس کی منشاء یہ ہے کہ اس جہان کے مشاہدہ کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی طیاری اسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔

اندھا کون ہے

اندھے سے مراد وہ ہے جو روحانی معارف اور روحانی لذات سے خالی ہے۔ ایک شخص کورانہ تقلید سے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گیا مسلمان کہلاتا ہے۔ دوسری طرف اسی طرح ایک عیسائی عیسائیوں کے ہاں پیدا ہو کر عیسائی ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا‘ رسول اور (کلام الٰہی) کی عزت نہیں ہوتی = اس کی دین سے محبت بھی قابل اعتراض ہے۔ خدا اور رسول کی ہتک کرنے والوں میں اس کا گذر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے شخص کی روحانی آنکھ نہیں۔ اس میں محبت دین نہیں والّا محبت والا اپنے محبوب کے برخلاف کیا کچھ پسند کرتا ہے؟ غرض اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے کہ میں تو دینے کو تیار ہوں اگر تو لینے کو تیار ہے۔ پس یہ دعا کرنا ہی اس ہدایت کو لینے کی تیاری ہے۔

متقی

اس دعا کے بعد (-) کے شروع میں ہی جو (ہدایت ہے متقیوں کے لئے) کہا گیا‘ تو گویا خدا تعالیٰ نے دینے کی تیاری کی۔ یعنی یہ کتاب متقی کو کمال تک پہنچانے کا وعدہ کرتی ہے۔ سو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کتاب ان کے لئے نافع ہے جو پرہیز کرنے اور نصیحت کے سننے کو تیار ہوں۔ اس درجہ کا متقی وہ ہے جو محلی بالطبع ہو کر حق کی بات سننے کو تیار ہو۔ جیسے کب کوئی (-) ہوتا ہے تو وہ متقی بنتا ہے۔ جب کسی غیر مذہب کے اچھے دن آئے تو اس میں اتقاء پیدا ہوا۔ عجب‘ غرور‘ پندار دور ہوا۔ یہ تمام روکیں تھیں جو دور ہو گئیں۔ ان کے دور ہونے سے تاریک گھر کی کھڑکی کھل گئی اور شعاعیں اندر داخل ہو گئیں۔

یہ جو فرمایا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت ہے یعنی (ہدایت ہے متقیوں کے لئے) تو اتقا جو افتعال باب سے ہے اور یہ باب تکلف کے لئے آتا ہے‘ یعنی اس میں اشارہ ہے کہ جس قدر یہاں ہم تقویٰ چاہتے ہیں وہ تکلف سے خالی نہیں‘ جس کی حفاظت کے لئے اس کتاب میں ہدایات ہیں۔ گویا متقی کو نیکی کرنے میں تکلیف سے کام لینا پڑتا ہے۔

عبد صالح

جب یہ گذر جاتا ہے تو سالک عبد صالح ہو جاتا ہے۔ گویا تکلیف کا رنگ دور ہوا۔ اور صالح نے طبعًا و فطرتًا نیکی شروع کی۔ وہ ایک قسم کے دار الامان میں ہے جس کو کوئی خطرہ نہیں۔ اب کل جنگ اپنے نفسانی جذبات کے برخلاف ختم ہو چکے ہیں اور وہ امن میں آ گیا اور ہر ایک قسم کے خطرات سے پاک ہو گیا۔ اسی امر کی طرف (-) ہادی کامل نے اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے‘ لیکن میرا شیطان مسلم ہو گیا ہے۔ سو متقی کو ہمیشہ شیطان کے مقابل جنگ ہے‘ لیکن جب وہ صالح ہو جاتا ہے تو کل جنگیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ریاء ہی ہے جس سے اسے آٹھوں پہر جنگ ہے۔ متقی ایک ایسے میدان میں ہے جہاں ہر وقت لڑائی ہے۔ اللہ کے فضل کا ہاتھ اس کے ساتھ ہو تو اسے فتح ہو۔ جیسے ریاء جس کی چال ایک چیونٹی کی طرح ہے۔ بعض وقت انسان بے سمجھے لیکن موقعہ پر ریاء کو دل میں پیدا ہونے کا موقعہ دے دیتا ہے۔ مثلاً ایک کا چاقو گم ہو جاوے وہ دوسرے سے دریافت کرے تو اس موقعہ پر ایک متقی کا جنگ شیطان سے شروع ہو جاتا ہے جو اسے سکھاتا ہے کہ اس طرح دریافت کرنا ایک قسم کی بے عزتی ہے جس سے اس کے افروختہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ آپس میں لڑائی بھی ہو جاوے۔ اس موقعہ پر ایک متقی کو اپنے نفس کی بد خواہش سے جنگ ہے۔ اگر اس شخص میں محض للہ دیانت موجود ہو تو غصہ کرنے کی اس کو ضرورت ہی کیا ہے‘ کیونکہ دیانت جس قدر مخفی رکھی جائے‘ اسی قدر بہتر ہے۔ مثلاً ایک جوہری کو راستہ میں چند چور مل جاویں اور چور آپس میں اس کے متعلق مشورہ کریں۔ بعض اسے دولت مند بتلاویں اور بعض کہیں وہ کنگال ہے۔ اب مقابلتًا یہ جوہری انہیں کو پسند کرے گا جو اس کو کنگال ظاہر کریں گے۔

اعمال میں اخفاء اچھا ہے

اسی طرح یہ دنیا کیا ہے۔ ایک قسم کی دار الابتلاء ہے۔ وہی اچھا ہے جو ہر ایک امر خفیہ رکھے اور ریاء سے بچے۔ وہ لوگ جن کے اعمال للّٰہی ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال ظاہر ہونے نہیں دیتے۔ یہی متقی ہیں۔

میں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کی مدد کرے۔ ایک نے صالح سمجھ کر اس کو ایک ہزار روپیہ دیا۔ انہوں نے روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی تعریف کی۔ اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہو گئی تو شاید ثواب آخرت سے محرومیت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا ہے جو دینا نہیں چاہتی‘ چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا۔ جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے۔ اصل میں روپیہ دینا نہیں چاہتا۔ جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا۔ تو وہ شخص ہزار روپیہ اس کے پاس لایا اور کہا کہ آپ نے سر عام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا‘ اس لئے میں نے یہ بہانہ کیا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن طعن ہوا۔ کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دیدیا ہے۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک بدمعاش کسی بدچلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے اسی طرح ایک متقی چھپ کر (عبادت) پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ لے۔ سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے۔ تقویٰ کے مراتب بہت ہیں لیکن بہرحال تقویٰ کے لئے تکلف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے اور صالح اس جنگ سے باہر ہے۔ جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریاء کا ذکر کیا ہے جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے۔

OOO

ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کوئی ناحق کے خون کی طرف قدم نہیں اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے (-) بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنا ضروری ہے

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشا کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں اگر تم میں مکر‘ فریب‘ کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد خان دہلوی- سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

دور حاضر کا شہرہ آفاق پاکستانی سائنس دان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے کارناموں اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ

دل حزیں اور افسردہ و غمگیں کیوں نہ ہو' خدائے ذوالجلال والاکرام کا بندہ نیک نام و عالی مقام المسمّٰی عبدالسلام دنیائے سائنس اور بالخصوص اس کے شعبہ طبیعات میں اپنے انقلاب انگیز کارناموں کی وجہ سے دنیا بھر میں تہلکہ مچانے' اچھے اچھوں سے اپنا لوہا منوانے' اقصائے عالم میں اپنے نام اور کام اور فیض رسانی کے مستقل اہتمام و انصرام کا ڈنکا بجوانے' اپنے اکثر ہم عصر سائنس دانوں پر سبقت لے جانے' زندگی میں اولیت کے لاتعداد ریکارڈ قائم کرنے اور مسلّمہ طور پر فائز المرام قرار پانے کے بعد مقدرت الہٰیہ کے تحت بالآخر اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر گیا۔

اس نادر و کمیاب نابغہ روزگار وجود کا دنیا میں آنا بھی خدائے ذوالمنن کا ایک نشان تھا اور یہاں سے اگلے جہاں سدھارنا بھی ایک نشان ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس دنیا میں وجیہہ قرار پایا اور اس جہاں کی حیات جاوداں میں بھی اپنے صادق الوعد خدا کی طرف سے اس کا وجیہہ قرار پانا اور مقربین میں شامل ہونا مقدر ہے اسی لئے اس کی وفات کا خاموش نوحہ غم خوشی کے شادیانوں کی نوید اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور اس کی رحلت ؎

اگر بر نکوئی بود خاتمت
عروسی بود نوبت ماتمت

کی مصداق بنی ہوئی ہے۔

خدائی نشانوں میں سے ایک نشان

اس کے اپنے وطن میں کہنے والے کچھ بھی کہیں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دنیا بھر کے وقیع سائنسی حلقے نیوٹن سے آئن سٹائن تک کے سائنس دانوں کی صف اول کے ایک نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنس دان کی حیثیت سے جانتے ہیں لیکن اس اعتبار سے بجا طور پر ان کی عظمت و رفعت کے گیت گانے والے اہل دنیا میں سے بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ احمدیت کا یہ ذیشان فرزند اللہ کی خاص بشارتوں کے ماتحت اس دنیا میں آیا اور ان بشارتوں کے مطابق ہی اس نے دنیائے سائنس میں عظیم کارنامے سرانجام دے کر ان علمی عظمتوں اور رفعتوں کو چھوا اور ان پر جا فائز ہوا جن تک رسائی ہر کسی کے نہیں کسی کسی کے حصہ میں آتی ہے اور پھر الٰہی بشارتوں کے مطابق اب وہ اس دنیا میں بھی بفضل اللہ تعالیٰ معزز و مکرم قرار پا کر قرب الٰہی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ میرے مشفق و مہربان اور سراپا احسان مربی حضرت شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کے جنت میں درجات بلند فرمائے کہ آنمحترم نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے والد بزرگوار حضرت چوہدری محمد حسین صاحب (جو ان کے بہت قریبی اور عزیز دوست تھے) کے سوانح حیات کتابی شکل میں مرتب کر کے ان کی متضرعانہ دعاؤں کے جواب میں انہیں ملنے والی بشارتوں کو آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب عشق خدا' میں سرشار رہنے والے خدائے ذوالمنن کے حقیقی پرستار اور امامت احمدیہ کے دلی عقیدت مند و دلی اطاعت گزار ہونے کے باعث' بفضل خدا مستجاب الدعوات اور زاہد شب زندہ دار بزرگ تھے۔ خدا تعالیٰ آپ کی دردمندانہ و متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرما کر آپ کو رؤیا و کشوف کے ذریعہ عظیم الشان بشارتوں سے نوازتا تھا۔ آپ دعا کے آداب اور تقاضوں سے بخوبی آگاہ تھے اور ان جملہ آداب اور تقاضوں پر پورا اترنے کی کوششوں میں حتی المقدور کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ان دعاؤں میں نیک صالح اور بلند طالع اولاد عطا ہونے کی دعا بدرجہ اولیٰ شامل ہوتی تھی۔ ان دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مہتم بالشان بشارتوں سے نوازا۔ ان میں سے بعض بشارتیں جن کا تعلق محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ولادت اور آپ کو ملنے والی ترقیات سے ہے۔ درج ذیل ہیں۔

عروج و اقبال کی آئینہ دار بشارتیں

(1) 11 مئی 1925ء کو حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کی شادی ہوئی۔ شادی ہونے کے ساتھ ہی آپ نے نیک' صالح اور بلند طالع اولاد عطا ہونے کے متعلق دعائیں شروع کر دیں۔ جون 1925ء کی بات ہے کہ آپ بیت احمدیہ جھنگ شہر میں مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کر رہے تھے اور بڑے درد و الحاح سے دعا کر رہے تھے۔ دعا کرنے کے دوران آپ پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتہ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں بہت خوبصورت اور معصوم بچہ اٹھایا ہوا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ آگے کر کے محترم چوہدری صاحب سے کہتا ہے لیجئے اللہ نے آپ کو یہ بچہ عطا کیا ہے۔ آپ نے اس فرشتہ سے دریافت کیا بچہ کا نام کیا ہے۔ فرشتہ نے بتایا اس کا نام عبدالسلام ہے۔ اس کشف پر آپ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔ حسب بشارت الٰہی 29 جنوری 1926ء بروز جمعہ بوقت عبادت جمعہ آپ کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی۔ آپ نے اپنے آقا حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا۔ آپ نے خط میں اپنا کشف درج کر کے بچہ کی ولادت کا ذکر کیا اور درخواست کی کہ بچہ کا نام رکھ دیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے والا نامہ میں تحریر فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ نے نام رکھ دیا ہے تو ہم کیسے دخل دیں۔ بچہ کا نام عبدالسلام ہی رہنے دیں۔

(2) آپ نے بشارت ربانی کے تحت عطا ہونے والے فرزند ارجمند کی درازی عمر اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں شروع کر دیں۔ ان دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل تھی کہ یہ بچہ دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شمار کیا جائے۔ ان دعاؤں کے دوران ایک روز آپ پر پھر کشفی حالت طاری ہوئی اور آپ کو اپنا یہ بچہ ایک جوان مرد کی شکل میں دکھایا گیا۔ اس کشفی نظارہ پر آپ پہلے سے بھی زیادہ حمد و شکر سے لبریز ہو گئے۔ آپ اپنے قدوس' جلیل الذات رب قدیر کی کیوں نہ حمد بجا لاتے اور کیوں نہ پہلے سے بڑھ کر اس کا شکر ادا کرتے جبکہ اس کشفی نظارہ کے ذریعہ آپ کو یہ بشارت دی گئی کہ یہ لڑکا دنیا بھر کی نگاہوں میں صاحب منزلت قرار پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شمار ہو کر دین حق کی تعلیم پر کماحقہ عمل پیرا ہوتے ہوئے ترقی کی منزلیں جلد جلد طے کرے گا اور اوج کمال کو پہنچے گا۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کا دعاؤں میں شغف بڑھتا گیا اور اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اس فرزند کے عروج و اقبال کے بارہ میں مزید بشارتوں سے نوازتا چلا گیا۔

(3) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رؤیا میں عجیب نظارہ دکھایا۔ اسے دیکھ کر آپ ورطہ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے۔ آپ نے دیکھا ایک بلند اور سرسبز درخت ہے۔ اس کا تنا اور شاخیں آسمان کی سمت میں بلند سے بلند تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ آپ کا مبشر فرزند عبدالسلام نوعمر ہونے کے باوجود اس درخت پر چڑھتا ہے اور پھرتی سے اوپر ہی اوپر چڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اسے تیزی سے درخت پر چڑھتا ہوا دیکھ کر آپ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ کہیں بچہ گر نہ جائے۔ آپ زور زور سے آواز دیتے ہیں سلام اب بس کرو اور نیچے اتر آؤ۔ بچہ آپ کی طرف دیکھتا ہے اور مسکراتے ہوئے کہتا ہے ابا جان فکر نہ کریں۔ یہ کہہ کر وہ پھر اوپر کی طرف چڑھنے لگتا ہے اور چڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اتنی بلندی پر پہنچ جاتا ہے کہ گویا نظروں سے اوجھل ہو گیا ہو۔

(4) محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ایک بہت دلفریب اور بیش قیمت خلعت کو نہایت خوشنما اور چمکدار نقرئی بٹن لگا رہے ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے آپ کی طرف دیکھ کر خوشی سے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ یہ خلعت عبدالسلام کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب اپنے رویا و کشوف اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارتیں اپنی ڈائری میں بھی درج فرماتے تھے اور اپنے ہم وطن نہایت مخلص اور دیندار و تقویٰ شعار احمدی دوست حضرت میاں ناصر علی صاحب کو بھی عندالملاقات سنا دیا کرتے تھے۔ 1969ء میں حضرت چوہدری صاحب موصوف کی وفات پر حضرت میاں ناصر علی صاحب نے آپ کی سیرت پر مشتمل جو مضمون رقم فرمایا اس میں ان رؤیا و کشوف کا بھی بطور خاص ذکر کیا۔ (حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو الفضل 4 مئی 1969ء)

خدائی بشارتوں کی مہتم بالشان تکمیل

آج کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحب کے جذبہ اخلاص و فدائیت اور شبانہ روز دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا۔ اس نے اپنے فضل خاص کے نتیجہ میں آپ کو آپ کے اس فرزند ارجمند کے عروج و اقبال کے بارہ میں جو بشارتیں دی تھیں۔ وہ بڑی شان کے ساتھ حرف بحرف پوری ہوئیں۔ ان خدائی بشارتوں کے مصداق محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنے محیر العقول سائنسی کارناموں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہوئے اور ایسے مشہور ہوئے کہ شہرت عام اور بقائے دوام کے مستحق ٹھہرے۔ دنیا بھر کے اعلیٰ ترین سائنسی اداروں اور یونیورسٹیوں نے اعلیٰ ترین اعزازات بصد احترام آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ ان اعلیٰ ترین اعزازات میں سے ایک مشہور زمانہ ممتاز اعزاز "نوبیل انعام" بھی ہے۔ آپ کے کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے تیسری دنیا کے پسماندہ ممالک میں سائنسی علوم کی ترویج کی رو چلانے میں بہت ہمت اور مشقت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کی انتھک مساعی اور بے لوث کاوشیں آخر رنگ لائیں۔ بالآخر جہاں آپ تیسری دنیا کی تحقیق کی سہولتوں سے محروم سائنس دانوں کی مزید تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لئے ٹریسٹی (اٹلی) میں سائنسی تحقیق کا ایک بہت بلند پایہ ادارہ قائم کرنے اور اسے کمال خوبی اور مہارت سے چلانے میں کامیاب ہوئے۔ وہاں تیسری دنیا کے دیگر ممالک کے علاوہ علی الخصوص پاکستانی سائنس دانوں کو اعلیٰ ترقیات اور کامیابیوں کے حصول کے قابل بنانے میں آپ نے بہت اہم بلکہ لاثانی کردار ادا کیا اور اس طرح ہمیشہ کے لئے فیض کا ایک چشمہ جاری کر دکھایا۔ آپ نے اپنے رفیع الشان کارناموں اور ان کے آفاق گیر اعتراف کے آئینہ دار لاتعداد اعزازات کے ذریعہ اپنے جان و دل سے پیارے وطن پاکستان کا نام روشن کیا اور ایسا روشن کیا کہ اکیلے ہی اسے چار چاند لگانے کا موجب ہوئے۔ آپ نے وطن کی نیک نامی اور سائنس کے میدان میں اس کی روز افزوں ترقی کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ وار دیا اور اسے اقوام عالم میں سربلند کرنے میں تن تنہا وہ کچھ کر دکھایا جو دوسروں سے بن نہ آیا۔ خدا نے خود اپنی جناب سے آپ کو وہ عزت بخشی کہ دنیا بھر کے چوٹی کے سائنس دانوں نے کسی قسم کے تعصب یا خست سے کام نہ لیتے ہوئے آپ کو سر آنکھوں پر بٹھایا اور آپ کے سامنے احتراماً سر جھکانے میں کمال درجہ کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا۔ یہ آپ کے رب جلیل کا فضل خاص تھا جو آپ کے شامل حال ہوا۔ وہ رب ذوالجلال والاکرام جسے چاہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے فضل خاص سے نوازتا ہے اور کوئی نہیں جو اسے اپنے پسندیدہ و برگزیدہ کو اپنے فضل خاص سے نوازنے سے روک سکے۔

خدا تعالیٰ نے اپنی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے مطابق محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو کلام الٰہی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما کر سائنسی تحقیق و تدقیق کے میدان میں اس لئے اوج کمال کو پہنچایا اور آپ کو دنیا بھر کے چوٹی کے سائنس دانوں میں اس لئے معزز و مفتخر کیا کہ آپ کا وجود دین حق کے پیروکاروں کی سائنسی ترقی کے سابقہ دور کے پھر عود کر آنے کی نوید بن کر ابھرے اور اس خدائی تقدیر کو ایک بار پھر آشکار کر دکھائے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین حق کے دنیا بھر میں غالب آنے کے ساتھ ساتھ دین حق کے پیروکار سائنسی علوم میں اپنی برتری پھر قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ آپ کی اصل عظمت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ آپ دین حق کے پیروکاروں کی سائنسی ترقی کے موعودہ دور کے نقیب و پیش رو ہیں اور اس دور کو عملاً قریب لانے میں اولیت کا فخر آپ ہی کو حاصل ہے اور ہمیشہ حاصل رہے گا۔ اس دور کے آنے کی بشارت دیتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے۔"

(تجلیات الٰہیہ)

سائنسی علوم کے میدان میں یہ پیش خبری اولاً جس وجود کے ذریعہ بڑی شان سے پوری ہوئی ہے وہ بلاشبہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ہی وجود ہے۔

سیرت و کردار کے بعض درخشاں پہلو

اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے مطابق عظیم الشان سائنسی کارنامے سرانجام دینے اور شہرت عام کے بل پر بقائے دوام حاصل کرنے والے اس عظیم سائنس دان کے فیض رساں وجود کو اللہ تعالیٰ نے دل موہ لینے والی سیرت اور حسین کردار سے مزین فرمایا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے عظیم کارناموں اور سیرت و کردار سے متاثر ہو کر دنیا بھر کے بڑے بڑے سائنس دان اور مملکتوں کے حکمران و سربراہان ہی آپ کی تعریف میں رطب اللسان نہیں تھے بلکہ احد من الناس قسم کے چھوٹے سے چھوٹے انسانوں میں سے جسے بھی آپ سے ملنے کا اتفاق ہوتا آپ کے حسن اخلاق اور عاجزی و انکساری کے اوصاف سے متاثر ہو کر آپ کا گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہتا۔ امامت احمدیہ کے تو آپ قلبی وابستگی کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ اطاعت گزار تھے ہی دینی احکام کے مطابق آپ والدین کی خدمت و اطاعت کے ذریعہ ان کی خوشنودی اور دعائیں حاصل کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور انہیں ہر ممکن سہولت و آسانی اور آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ پھر اپنے وطن عزیز پاکستان کی محبت بھی آپ کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی اور آپ اسے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کی راہوں پر گامزن کر کے اقوام عالم میں بلند مقام پر پہنچانے کے دل سے متمنی تھے۔ ہرچند کہ تعمیر و ترقی کی آپ کی تجاویز کو وہ پذیرائی نہ ملی جو ملنی چاہئے تھی پھر بھی آپ نے تن تنہا ملک و قوم کو ممکن حد تک فائدہ پہنچانے اور اسے ترقی کی راہ پر ڈالنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ وطن تو پھر وطن تھا اور اس کے لئے آپ کا تن من دھن ہر وقت حاضر تھا اور آپ نے اپنا سب کچھ وطن عزیز کی عزت و عظمت کے لئے وقف کئے رکھا' آپ تو تیسری دنیا کے ملکوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنے وطن کے سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ تیسری دنیا کے پسماندہ ملکوں کے ہزاروں سائنس دانوں کو اٹلی کے مقام ٹریسٹی میں قائم کردہ سائنسی ریسرچ کے اپنے ادارہ میں تحقیق کی جدید ترین سہولتیں بہم پہنچا کر انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اپنے اپنے ملکوں کی خدمت انجام دے سکیں۔

امامت احمدیہ سے ساتھ وابستگی

امامت احمدیہ کے ساتھ آپ کی وابستگی آپ کے اس پختہ ایمان کا ایک شیریں ثمر تھی کہ آپ کی یہ تمام تر کامیابیاں عالمگیر غلبہ دین حق کی آسمانی تقدیر کا ایک حصہ ہیں اور آپ کو ان کامیابیوں کا اہل بنانے والے خدائی فضلوں کو جذب کرنے میں آئمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے والدین کی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کا بہت دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ آپ کی عقیدت و وابستگی ایک عجب عاشقانہ رنگ کی حامل تھی۔ آپ کو ایک خاص وجہ سے ابتدائی ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی نظر التفات کا مورد بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ اس طرح کہ حضرت امام جماعت الثانی نے 1939ء میں امامت جوبلی فنڈ کی رقم ایسے طلباء کو تعلیمی وظائف دینے کے لئے وقف کر دی تھی جو میٹرک' ایف اے' بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کریں۔ محترم پروفیسر صاحب نہ صرف ہر امتحان میں اول آکر بلکہ تمام سابقہ ریکارڈ توڑ کر جملہ وظائف کے حقدار قرار پائے۔ حضرت امام جماعت الثانی کو شروع ہی سے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ نوجوان خدائے قادر و عزیز کے فضل خاص کے نتیجہ میں جلد جلد ترقی کی منازل طے کر کے اوج کمال کو پہنچے گا۔ چنانچہ آپ حضرت صاحب کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے مورد بنتے چلے گئے۔ جب حضرت صاحب نے 1949ء میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا نکاح پڑھایا تو خطبہ نکاح میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہر باپ اپنے بیٹے کی تعریف کرتا ہے۔ عزیز کے والد نے بھی ایسی ہی توقعات کا ذکر کیا تھا (-) عزیز نے ان سب توقعات کو پورا کرنے کی توفیق پائی۔

گورنمنٹ کالج لاہور سے ریاضی میں ایم اے کرنے کے بعد آپ تین سال کے وظیفے پر ریاضی کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے کیمبرج یونیورسٹی (انگلستان) چلے گئے۔ وہاں آپ نے تین سال کی بجائے دو سال ہی میں بی اے آنرز ریاضی (ٹرائی پوز) کی ڈگری حاصل کرلی۔ آپ نے ایک سال کا بقیہ وظیفہ چھوڑ کر وطن واپس آنا چاہا اور اس بارہ میں حضرت امام جماعت الثانی سے مشورہ مانگا۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت تحریر فرمایا "ہمارے نزدیک یہ آپ کی بزدلی ہو گی اگر ملا ہوا وظیفہ چھوڑ کر آپ واپس آتے ہیں" حضرت صاحب نے اپنے مکتوب میں دعاؤں سے بھی نوازا۔ آپ نے ایف اے کے بعد فزکس کا مضمون نہیں پڑھا تھا اور اس پر چھ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ حضرت صاحب کے ارشاد کی تکمیل میں آپ نے بی اے آنرز (فزکس) کا تین سال کا کورس صرف ایک سال میں مکمل کرنے پر کمر باندھی۔ اللہ پر توکل اور حضرت امام جماعت الثانی کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آپ نے بفضل اللہ تعالیٰ تین سال کے کورس پر صرف ایک سال میں عبور حاصل کر کے نہ صرف بی اے آنرز (فزکس) کا امتحان پاس کیا بلکہ اول پوزیشن بھی حاصل کی۔ اس کے بعد آپ فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنا چاہتے تھے۔ کورس تین سال کا تھا اور وظیفہ کا صرف دو سال کے لئے انتظام ہو سکا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ پہلے سال کے دوران آپ نے ایٹمی ذرات پر تحقیقی مقالہ لکھا اور ان ذرات کے متعلق بعض ایسے نظریات پیش کئے کہ ان کے اساتذہ ورطہ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے۔ انہوں نے یکسر جدید نظریات پر مشتمل یہ مقالہ طبیعیات کے مشہور عالم سائنس دان پروفیسر آئن سٹائن کے پاس امریکہ بھیج دیا۔ انہوں نے یہ مقالہ اپنے نائب پروفیسر ڈاٹسن کے حوالہ کیا کہ وہ اسے پڑھ کر اپنی رائے سے مطلع کریں۔ پروفیسر ڈاٹسن پہلے ہی ان ذرات پر تحقیق کر رہے تھے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جو بات ان سے حل نہ ہو سکی تھی اس کا حل طبیعات کے اس ایشیائی طالب علم کے مقالہ میں موجود ہے۔ انہوں نے پروفیسر آئنسٹائن سے مقالہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ طالب علم ہے تو ایشیائی لیکن ہے بڑا غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک۔ پروفیسر ڈاٹسن کو ایڈنبرا میں لیکچر کے لئے مدعو کیا گیا تھا وہ جب امریکہ سے ایڈنبرا پہنچے تو انہوں نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو وہاں بلا بھجوایا۔ آپ سے نہ صرف ملاقات کی اور نہ صرف یہ کہ آپ سے آپ کے تحقیقی مقالہ کے اہم نکات سمجھے بلکہ ایڈنبرا میں آپ سے لیکچر بھی دلوایا۔ امریکہ واپس جا کر جب انہوں نے پروفیسر آئن سٹائن کو رپورٹ دی تو پروفیسر موصوف نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اور آپ کے نگران استاد کو لکھا کہ وہ دونوں دوسرے سال کا بقیہ حصہ ان کے خرچ پر امریکہ آکر ان کی یونیورسٹی میں گزاریں۔ اس طرح محترم پروفیسر ڈاکٹر صاحب موصوف کو طبیعیات کے سب سے بڑے ماہر کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ تیسرا سال گزارنے کے لئے آپ امریکہ سے کیمبرج واپس آئے۔ تیسرے سال کے لئے وظیفہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے لئے کیمبرج یونیورسٹی میں موجود رہ کر تھیسس (پی۔ ایچ۔ ڈی کا اصل مقالہ) مکمل کرنا ممکن نہ تھا۔ یونیورسٹی نے آپ کی غیر معمولی لیاقت اور نہایت درجہ کارآمد اور یکسر نئی تحقیق کے پیش نظر اپنے قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپ کو اس امر کی اجازت دے دی کہ اپنا تھیسس (thesis) پاکستان میں مکمل کر کے اسے وہیں سے بھجوا دیں۔ چنانچہ 1952ء میں آپ کو کیمبرج یونیورسٹی نے بڑے اعزاز کے ساتھ فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دی۔

اعزازات کی بارش

آپ کے تھیسس اور سائنس کے دیگر تحقیقی مقالوں کی ایسی دھوم مچی کہ آپ کو سائنسی تحقیق کے عالمی شہرت کے حامل تمغے اور اعزازت ملتے چلے گئے۔ 1955ء میں اقوام متحدہ نے آپ کو ایٹم بم برائے امن کی پہلی کانفرنس کے لئے سیکرٹری چنا۔ 1957ء میں آپ امپیریل کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 31 سال تھی۔ اس سے پہلے کسی انگریز کو بھی اتنی عمر میں اتنا بڑا عہدہ نہیں ملا تھا۔

پنجاب یونیورسٹی نے دسمبر 1957ء میں ڈی۔ ایس۔ سی کی اعزازی ڈگری آپ کی خدمت میں پیش کی۔ حکومت پاکستان نے بیس ہزار روپے کا انعام اور ایک تمغہ دیا۔ 1959ء میں حکومت پاکستان نے ستارہ پاکستان کا اعزاز پیش کیا۔ 27۔ اکتوبر 1960ء کو انگلستان میں ہائی کمشنر پاکستان نے ایک خصوصی تقریب میں صدر مملکت کی حسن کارکردگی کی سند آپ کی خدمت میں پیش کی۔ دنیا بھر میں آپ پہلے دین حق کے پیروکار تھے جنہیں رائل سوسائٹی لندن نے اپنا فیلو بنایا۔ الغرض خدا کے فضل و کرم سے تمغوں' انعامات اور اعزازات کا ایک تانتا بندھ گیا۔ یہ تو ابھی ابتداء تھی خدا نے عالمی شہرت کے اور بھی زیادہ بڑے وقیع اعزازات آپ کے لئے مقدر کر رکھے تھے۔ جو آگے چل کر آپ کو ملے اور اس کثرت سے دنیا کے ہر علاقے اور ملک میں ملے کہ گویا انعامات کی بارش برستی چلی گئی۔

مشہور عالم نوبیل پرائز کا حصول

بارش کی طرح برسنے والے وقیع سے وقیع تر اور ارفع سے ارفع تر انعامات کا یہ سلسلہ امامت ثانیہ کے زمانہ سے شروع ہو کر امامت ثالثہ اور اور امامت رابع کے زمانوں تک ممتد ہوتا چلا گیا۔ ان میں سے سب سے اعلیٰ و افضل اور عالمگیر اہمیت کا حامل اعزاز نوبیل انعام کا حصول تھا جو آپ نے کائنات میں جاری و ساری قوتوں کے ایک ہی قوت سے متخرج ہونے کے سلسلہ میں ایک درمیانی کڑی سے متعلق بہت محیر العقول و گرانقدر ریسرچ کے صلہ میں حاصل کیا اور اس شان سے حاصل کیا کہ دنیا بھر کے چوٹی کے سائنس دان آپ کی غیر معمولی طور پر حیرت انگیز تخلیقی و تعمیری اور تحقیقی صلاحیتوں کا اعتراف کئے بغیر نہ رہے۔ اس انعام کے حصول کے بعد آپ سائنسی دریافتوں کے میدان میں پاکستان اور دیگر اسلامی ملکوں کے ہی نہیں بلکہ تیسری دنیا کے ہیرو اور یگانہ روزگار وجود کے طور پر ابھرے اور مشرق و مغرب کے تمام چوٹی کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سیاچین کی جنگ

سیاچن پر قبضہ اب بھارت کے لئے روایتی کمبل بن گیا ہے بھارت تو اس کو چھوڑنا چاہتا ہے لیکن کمبل اس کو نہیں چھوڑ رہا بھارت یہ جنگ 1984ء سے لڑ رہا ہے۔ جب سابق صدر ضیاء الحق کے دور حکومت میں اس نے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ گلیشیر پاکستان کا حصہ ہے اور بھارت کا اس پر قبضہ بالکل غیر قانونی ہے۔ بھارت کا خیال تھا کہ چونکہ سیاچن پر اچانک قبضہ سے اس کی پوزیشن بہتر ہے اس لئے پاکستان جلد ہی مقابلہ ختم کر دے گا۔ لیکن پاکستان کی فوج نے جلد ہی اس کی غلط فہمی دور کر دی اور 1984ء سے لے کر اب تک یہ جنگ بدستور جاری ہے جس میں بھارت کو شدید مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اب اس امر کی تصدیق بھارتی روزنامے "دی ہندو" نے سیاچن کے انچارج بھارتی کمانڈر بریگیڈئر کے۔ ایس۔ رندھیر کے حوالے سے کر دی ہے۔ روزنامے نے لکھا ہے کہ بریگیڈئر رندھیر کے مطابق پاکستان کو سیاچن میں بہتر پوزیشن حاصل ہے اور ان کی سپلائی لائن بھی بہتر اور آسان ہے جبکہ ہندوستان کے لئے اپنی سپلائی لائن کو قائم رکھنے کے لئے صرف ہیلی کاپٹروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ہیلی کاپٹر پاکستانی فوج کی زد میں رہتے ہیں۔ بھارت اس محاذ پر روزانہ پانچ کروڑ روپے خرچ کر رہا ہے۔ بھارت نے اپنی فوجوں کی خوراک کی ضروریات روزانہ مہیا کرنے کے لئے چھ ہیلی کاپٹر تعینات کر رکھے ہیں جن کو فوجی ضروریات کے ماتحت بروقت حالت تیاری میں رکھنا پڑتا ہے اور ان پر 26 ہزار روپے فی گھنٹہ خرچ اٹھتا ہے۔ بریگیڈئر رندھیر نے اخبار کو بتایا کہ گلیشیر پر ایک جوس کے پیکٹ کا 65 روپے خرچہ آتا ہے۔ مٹی کا تیل 118 روپے فی لیٹر گلیشیر پر پہنچتا ہے۔ فوجیوں کے لئے سوئٹزرلینڈ اور آسٹریلیا سے قیمتی گرم کپڑے منگوائے جاتے ہیں اور اس درآمد شدہ سوٹ پر 45 ہزار روپے فی سوٹ کا خرچ آتا ہے۔ اخبار کے مطابق سیاچن پر صرف موسم کی شدت سے ہر ماہ کم سے کم دس جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ روزانہ بھارت کو پانچ کروڑ روپے کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور اب تک بھارت اس جنگ پر پچاس ارب روپے خرچ کر چکا ہے۔ اس وقت تک سیاچن پر دو ہزار بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں اور دس ہزار فوجی فائرنگ اور موسمی حالات سے معذور ہو چکے ہیں۔

OOO

کشمیر کی سرحد پر پاک بھارت جھڑپیں

بھارت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ سرحدی جھڑپوں کے باوجود پاکستان کے ساتھ امن مذاکرات جاری رہیں گے لیکن ساتھ ہی اس نے کنٹرول لائن پر توپوں اور بڑے ہتھیاروں سے بیک وقت آزاد کشمیر کے سرحدی علاقوں، سول آبادی، اور آرمی پوسٹوں پر آگ برسانا شروع کر دی ہے۔ بلاجواز فائرنگ سے 18 افراد شہید اور 23 زخمی ہو گئے ہیں۔ مجبوراً پاک فوج کو بھی جوابی کارروائی کرنی پڑی جس سے 75 بھارتی فوجی ہلاک جبکہ 80 کے قریب زخمی ہو گئے جن میں بھارت کا ایک میجر اور نائیک بھی شامل ہیں۔

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ گولہ باری پہلے پاکستان کی طرف سے شروع ہوئی۔ جس کی تردید پاکستان کی طرف سے جاری کر دی گئی ہے۔ اور پاکستان نے اس سلسلے میں اپنی شکایت اقوام متحدہ سے کر دی ہے۔

بھارت نے اس جنگ کا ملبہ پاکستان پر ڈالتے ہوئے دھمکی دی ہے کہ پاکستان کی طرف سے فائرنگ بند نہ ہوئی تو انتہائی قدم اٹھانے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ اور پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ دریں اثنا بھارتی وزیراعظم اندر کمار گجرال نے سرحدی فائرنگ کے ان سنگین واقعات پر غور کرنے کے لئے کابینہ کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ بھارتی تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ پاکستان کا اصل مقصد بھارت کا امیج خراب کرنا ہے تاکہ وہ سلامتی کونسل کا رکن منتخب نہ ہو سکے۔ اس لئے پاکستان نے یہ گولہ باری کر کے اپنے دہشت گرد کشمیر میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ کشمیر کا مسئلہ بھارت کے لئے ایک رکاوٹ بن سکے۔ بہرحال پاکستان نے ان سب باتوں کی تردید کی ہے۔

OOO

افغانستان کی جنگ کے نتائج

ایک غیر ملکی جریدے کے مطابق اب افغانستان میں ایسی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے کہ نہ تو طالبان پورے افغان پر قابض ہونے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی شمالی اتحاد طالبان کو مکمل شکست سے دوچار کرنے کی پوزیشن میں ہے اس لئے ان دونوں دھڑوں کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ دونوں دھڑوں کے درمیان اقوام متحدہ کی زیر نگرانی اور پاکستان روس ایران چین اور بھارت اور امریکہ کی حمائت اور ثالثی کے ذریعہ معاہدہ امن عمل میں لایا جائے اور متحارب دھڑوں کی علاقائی کانفرنس کے ذریعے انہیں اختیارات میں حصہ دار بنا کر ملک میں ایک وسیع البنیاد وفاقی حکومت قائم کی جائے جس میں حکمرانی غیر فوجی دارالحکومت کابل سے ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں جنگ جاری رہے گی۔ لیکن اگر جنگ جاری رہتی ہے اور اسی طرح فریقین کو اسلحہ سپلائی ہوتا رہا تو یہ ہمسایہ ممالک میں پھیل کر عالمی طاقتوں میں نئے تنازعہ کا باعث بن سکتی ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آئندہ ماہ ازبکستان میں امریکہ کے بارہ ہزار فوجی مشترکہ جنگی مشقوں میں حصہ لیں گے اس مقصد کے لئے حال ہی میں امریکہ کی بحراوقیانوس کی کمانڈ کے چیف نے اس ریاست کا دورہ کیا ہے۔ اور دوسری طرف چین کے وزیر دفاع جنرل چی ہوتی نے قازقستان اور کرغستان کا دورہ کیا ہے۔ ان دونوں سرحدی ریاستوں سے چین نے سرحدی سمجھوتہ کر لیا ہے۔

بحیرہ کیپٹن کے علاقے میں دنیا کے معدنی تیل کے سب سے بڑے ذخیرہ کی وجہ سے وسط ایشیائی علاقہ عالمی طاقتوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جس کی مالیت ایک اندازے کے مطابق 4 کھرب ڈالر ہے۔ چین قازقستان سے اس کے دوسرے بڑے زیر زمین ذخیرے میں تیل کی کھدائی کے لئے مذاکرات کر رہا ہے اور قازق تیل کو چین لے جانے کے لئے دو ہزار میل لمبی پائپ لائن بچھانا چاہتا ہے جو بحری ناکہ بندی کی صورت میں بھی چین کو ایندھن کی سپلائی کو یقینی بنائے گی۔

OOO

چین میں سگرٹ نوشی کے خلاف مہم

دنیا بھر میں سگرٹ نوشی کے خلاف جو مہم چلائی جا رہی ہے اس میں کم و بیش ہر ملک کی حکومت ایک عجیب مخمصے کا شکار ہے۔ ایک طرف تو سگرٹ نوشی پر قدغنیں لگائی جا رہی ہیں اور دوسری طرف سگرٹ نوشی کے اشتہارات اور دیگر اقدامات سے جو مالی فوائد حاصل ہو رہے ہیں ان سے دست بردار ہونے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔

اب چین بھی اس جنگ میں شامل ہو گیا ہے لیکن دنیا کی سب سے بڑی سگرٹ ساز کمپنی حکومت چین کی ملکیت ہے اور حکومت اس سے خاصا مالی فائدہ حاصل کر رہی ہے جو کہ حکومت کی آمد کا تقریباً دس فی صد ہے۔ چائنا نیشنل تمباکو کارپوریشن سگرٹ ایکسپورٹ کر کے ملک کے لئے 650 ملین ڈالر کا زرمبادلہ حاصل کرتی ہے۔

اس ہفتے بیجنگ میں دسویں انٹرنیشنل کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ جس کا موضوع "سگرٹ نوشی اور صحت" ہے۔ اس سے پہلے کسی تیسری دنیا کے ملک میں یہ کانفرنس منعقد نہیں کی گئی۔

یہ کانفرنس چین کے وزیراعظم لی پنگ کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ وزیراعظم لی خود سگرٹ نوشی کے خلاف بہت شدت کے جذبات رکھتے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ تقریباً 70 فی صد چینی مرد اور تقریباً دس فی صد چینی عورتیں سگرٹ نوشی کرتے ہیں۔ لیکن اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ملک کے بعض حصوں میں تیرہ سے اٹھارہ سال کی عمر کے سگرٹ نوش بچوں کی تعداد چالیس فی صد تک ہے۔

چین کی حکومت سگرٹ نوشی کے خلاف مہم میں کافی سرگرم ہے۔ ریڈیو۔ ٹی۔ وی پر سگرٹ نوشی کے نقصانات پر ہر روز اعلانات کئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ نے بسوں جہازوں اور پبلک عمارتوں میں سگرٹ نوشی ممنوع قرار دے دی ہے۔ سگرٹ کی ڈبیوں پر صحت کے سلسلے میں سگرٹ نوشی کے نقصانات لکھے جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے میڈیا پر سگرٹوں کی تشہیر کی اجازت نہیں۔ ہوٹلوں اور دکانوں میں سگرٹوں کے ہر قسم کے اشتہارات لگانے ممنوع ہیں۔

لیکن اس ساری تگ و دو کے باوجود سگرٹ نوشی میں کسی قسم کی کمی دیکھنے میں نہیں آ رہی۔ اور جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے حکومت ابھی تک اس معاملہ میں آخری فیصلہ کرنے کے بارے میں مذبذب ہی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ تمباکو نوشی سے پھیلنے والی بیماریوں اور سگرٹ نوشی کے نتیجہ میں آگ لگنے سے جو نقصانات ہو رہے ہیں وہ اس آمد سے کہیں زیادہ ہیں جو حکومت کو تمباکو سے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن ان نقصانات کے مقابل میں چائنا نیشنل تمباکو کارپوریشن جو کہ سال بھر میں 1ء7 ٹریلین سگرٹ بناتی ہے۔ جو تعداد امریکہ کے مقابل تین گنا ہے۔ حکومت کو 4ء9 بلین ڈالر بطور ٹیکس مہیا کرتی ہے اور اس کے علاوہ پانچ لاکھ افراد کو نوکریاں مہیا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ مزید برآں ان زمینداروں کا بھی خیال کریں جو کہ تمباکو پیدا کرتے ہیں۔

یہ ہے وہ مسئلہ جو کہ آج ہر حکومت کے لئے مشکل بنا ہوا ہے اور جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس مہم کی کامیابی میں۔

OOO

ایران کی مدد کرنے پر اسرائیل کی ناراضگی

اسرائیل نے روس اور چین سے مطالبہ کیا ہے کہ یہ دونوں ملک ایران کو ایٹمی اسلحہ کی تیاری میں مدد دینے سے گریز کریں۔ لیکن روس نے اس سلسلے میں اسرائیل کے مطالبہ کو رد کر دیا ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں دیا جس سے اسرائیل نے اب روس کو دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں کہ اگر روس نے اس سلسلے میں اسرائیل کی بات پر مثبت رد عمل کا اظہار نہ کیا تو اسرائیل اس کے ساتھ اقتصادی تعاون کے منصوبوں پر عمل درآمد روک دے گا۔

روس نے میزائل ٹیکنالوجی میں بھی ایران کو ضروری امداد مہیا کی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق اس وجہ سے روس اور اسرائیل کے تعلقات میں شدید کھچاؤ پیدا ہو گیا ہے اور اسرائیل نے اس کا سخت نوٹس لیتے ہوئے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے کردار پر نظرثانی کرے۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ نے روس کی انتظامیہ کو اس سلسلے میں ایک خط بھی لکھا ہے۔ جس میں اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے کہ روس کے اس عمل کے نتیجہ میں اسرائیل کو سخت خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی وزیراعظم نے بھی روسی وزیر خارجہ کو انتہائی سخت الفاظ میں اسی سلسلے میں ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں روس ایران تعاون پر سخت احتجاج کیا گیا ہے۔

ایک اسرائیلی اخبار میں گزشتہ دنوں ایک خبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائع ہوئی تھی جس میں انکشاف کیا گیا تھا کہ روس ایران کو دور کے فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تیاری میں مدد دے گا۔ اسرائیلی جاسوسی اداروں کے مطابق روس نے اس مقصد کے لئے ضروری مواد کے علاوہ فنی مہارت بھی فراہم کی ہے اور سینکڑوں روسی ماہرین اس پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ دور مار میزائلوں کی تیاری دو سے پانچ سال تک ممکن ہو سکتی ہے۔

مقبوضہ بیت المقدس سے ایک اطلاع کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو نے کہا ہے کہ چین نے یقین دلایا ہے کہ وہ ایران کی ایٹمی ری ایکٹر بنانے میں مدد نہیں کرے گا۔ نتن یاہو نے اپنے دورہ چین کے دوران چین کے حکمرانوں پر یہ بات واضح کی تھی کہ اگر ایران ایٹمی طاقت بن گیا اور اس نے دور مار میزائل بنانے میں کامیابی حاصل کر لی تو یہ بات بہت خطرناک ثابت ہوگی۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ چین نے ایران کو ایٹمی ری ایکٹر کی تعمیر کے لئے مواد فروخت نہ کرنے کا فیصلہ کر کے مستحسن اقدام کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم چین کے اس فیصلہ کو انتہائی اہم سمجھتے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

سائنس دانوں اور دیگر دانشوروں اور مملکتوں کے سربراہوں نے آپ کی خدمت میں خراج تحسین و عقیدت پیش کیا۔ عالمی سطح کا یہ اعزاز و اکرام اور تعظیم و تکریم کا انتہائی وسیع اہتمام و انصرام خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کو جذب کرنے والی آئمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے والدین کی مقبول دعاؤں کا ثمرہ تھا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے بھائی برادرم عبدالرشید صاحب مقیم لندن نے ایک ملاقات میں خاکسار کو بتایا کہ 1969ء میں آپ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کی وفات کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے سب بھائی مل کر ملاقات کی غرض سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ملاقات کے دوران محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس امر کا کسی قدر تاسف کے ساتھ ذکر کیا کہ والد صاحب محترم کی وفات سے ہم ان کی متضرعانہ دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہ سب بہن بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا میں پہلے ہی آپ سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں اب اور زیادہ تعہد کے ساتھ دعائیں کیا کروں گا۔ حی و قیوم خدا کے فضلوں کا ہمیشہ امیدوار رہنا چاہئے اور اس کے حضور بہت دعائیں کرتی چاہئیں۔ حضرت صاحب نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا آپ کو نوبل انعام حاصل کرنے کی توفیق ضرور عطا فرمائے گا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف فزکس کی دنیا میں سال بہ سال نت نئے نظریات پیش کرتے اور ان کے ثبوت فراہم کرتے رہے اور دنیا میں آپ کے کام اور نام کے ڈنکے بھی بجتے رہے۔ حتیٰ کہ 1978ء کا سال آگیا۔ ایک ملاقات کے دوران حضرت امام الثالث نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سے فرمایا مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ اس سال تو آپ کو نوبیل انعام نہیں ملے گا لیکن اگلے سال یعنی 1979ء میں آپ کو یہ انعام ضرور مل جائے گا۔ جب خدائی بشارت کے مطابق اگلے سال آپ کو نوبیل انعام کا حق دار قرار دے دیا گیا تو اس بارہ میں باضابطہ اطلاع موصول ہونے پر آپ نے جو پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ آپ سیدھے بیت فضل لندن گئے اور وہاں اپنے ارحم الراحمین احسن الخالقین، رب العالمین صادق الوعد خدائے قادر و کریم کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔

بعد ازاں امامت رابعہ کے موجودہ زمانہ میں بھی آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے پیہم ملاقاتیں کر کے حضرت صاحب کو اپنی جدید تحقیق اور یکسر نئے نظریات سے آگاہ کر کے حضرت صاحب سے دعاؤں کی درخواست کرتے رہے۔ آپ نے ریسرچ کا سلسلہ جاری رکھا اور طبیعیات میں مزید انقلاب انگیز جدید نظریات پیش کئے جن کی صحت کو جانچنے اور پرکھنے پر دنیا کی بڑی بڑی سائنسی تجربہ گاہوں میں کثیر رقوم خرچ کی جا رہی ہیں اور اس سلسلہ میں بہت وسیع پیمانہ پر تجربات کا سلسلہ جاری ہے۔ کوئی بعید نہیں کہ مستقبل میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو آپ کے ان جدید انقلاب انگیز نظریات پر بعد از وفات ایک اور نوبل انعام کا حقدار قرار دے دیا جائے۔

والدین کی خدمت اور اطاعت گزاری

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سیرت کا ایک اور نہایت درخشندہ پہلو یہ تھا کہ آپ نے دنیا میں بہت بلند مرتبہ حاصل کرنے سائنسی تحقیق میں مستغرق رہنے اور اس بناء پر نہایت مصروف الاوقات ہونے کے باوجود والدین سے والہانہ محبت کرنے حتی المقدور ان کی خدمت بجا لانے، انہیں ہر ممکن سہولت و آرام پہنچانے اور ان کی اطاعت گزاری کا حق ادا کرنے میں کمال کر دکھایا۔ اس کی تصدیق خود ڈاکٹر صاحب محترم کے برادران کرام نے عندالملاقات کی۔ آپ کی سیرت کے اس درخشاں پہلو پر ایمان افروز واقعات کے رنگ میں تفصیلی روشنی آپ کے بھائی اور دیگر عزیز ہی ڈال سکتے ہیں البتہ اس ضمن میں ایک اہم واقعہ آپ کے والد محترم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے سوانح حیات مرتبہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی میں ایسا درج ہے۔ جس سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی سیرت کا یہ پہلو بہت نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ اس مضمون میں میں اس کے ذکر پر ہی اکتفا کروں گا۔ جب محترم ڈاکٹر صاحب موصوف امپیریل کالج لندن میں پروفیسر مقرر ہوئے تو آپ نے اپنے والدین کو پاکستان سے لندن بلوانے اور انہیں اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس غرض سے آپ نے لندن کے علاقہ پٹنی میں ایک مکان خریدا۔ یہ مکان امپیریل کالج سے بہت فاصلہ پر واقع تھا۔ آپ کے ایک ساتھی نے آپ سے کہا آپ کو تو مکان ایسے علاقہ میں خریدنا چاہئے تھا جہاں سے آپ کو امپریل کالج آنے جانے میں آسانی ہوتی۔ پٹنی کے علاقہ سے کالج آنے جانے میں خاصا وقت خرچ ہو جایا کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لندن اور اس کے گردونواح کے اعلیٰ سے اعلیٰ علاقہ میں مکان خرید کر بہت ٹھاٹھ سے زندگی بسر کر سکتے تھے پھر آپ نے پٹنی کے علاقہ کو کیوں ترجیح دی؟ اس کا جواب آپ نے اپنے ایک ساتھی کو یہ دیا کہ میں نے مکان اپنے والدین کی سہولت کے پیش نظر خریدا ہے۔ میرے والد عبادت باجماعت کے بہت پابند ہیں۔ جو روحانی تسکین انہیں عبادت باجماعت ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے وہ گھر پر اکیلے عبادت کرنے سے نہیں ہو سکتی۔ میں نے مکان ایک ایسے علاقہ میں خریدا ہے جہاں سے بیت الفضل قریب ہے وہاں سے انہیں بیت آنے جانے میں سہولت رہے گی۔ میرا کیا ہے میں تو لمبا فاصلہ طے کر کے کالج بہرحال پہنچ ہی جایا کروں گا۔

ایک اور امر جس سے اپنے والدین سے آپ کی والہانہ محبت کا اظہار ہوتا ہے یہ ہے کہ آپ کا یہ شدید خواہش تھی کہ آپ جب وفات پائیں تو اپنے والدین کی آخری آرام گاہ کے قرب میں مدفون ہوں۔ چنانچہ بہشتی مقبرہ ربوہ کے اس قطعہ میں جس میں آپ کے والدین کے مزار ہیں ایک خالی جگہ (درخواست کر کے) اپنے لئے مخصوص کرالی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی تدفین اسی قطعہ میں ہوئی۔

(باقی آئندہ)

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کا ہے۔

ایم اے ایجوکیشن (ایلیمنٹری۔ سیکنڈری' اسلامک' سائنس' بزنس' ٹیکنیکل)

پراسپکٹس و داخلہ فارم ادارہ سے یا 100 روپے کا ڈرافٹ بنام ڈائریکٹر ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ بزنس ایجوکیشن کے لئے B.Com ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم ادارہ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 8- ستمبر 1997ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

تبدیلی سائیکل

○ مورخہ 97-8-24 کو چرغہ ہاؤس کے قریب (برف بیچنے والے کی دوکان) سے ایک عدد چائنا کا سائیکل کوئی دوست تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ براہ کرم اپنا سائیکل درج ذیل ایڈریس پر تبدیل کر لیں۔

خواجہ عبدالشکور

کوارٹر نمبر 159 صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گلشن احمد نرسری

○ موسم برسات میں شجرکاری کی مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔ اہل ربوہ کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ حسب سابق اس موسم میں بھی شجرکاری کی مہم میں بھرپور حصہ لیکر ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے میں اہم کردار ادا کریں۔

گلشن احمد نرسری ربوہ کی زمین میں تیار شدہ پودوں کو سستے داموں مہیا کرنے کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ سومنگ پول اور جامعہ احمدیہ کے قریب اس کی شاخوں سے ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں۔ سایہ دار درخت مثلاً شیشم' سرس' سکھ چین' نیم' بکائن' ارجن۔ پھلدار درخت مثلاً گرٹھل' انار' امرود۔ خوشبودار پودے۔ چنبیلی' موتیا' گلاب' رات کی رانی' ہر قسم کی بیلیں اور پھول دار گملے بھی دستیاب ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نرسری کو خدمت کا موقعہ دیں۔ نیز کثرت سے پودے حاصل کر کے اپنے گھروں اور ماحول کو سرسبز بنائیں۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

لجنات کا تعاون

○ لجنہ اماء اللہ مقامی نے اپنے قریباً 50 حلقہ جات میں سے 28 حلقہ جات کی معاونات خصوصی کے کوائف ارسال کئے تھے۔ ان کی طرف سے مزید 16 حلقہ جات کی اطلاع یہ ملی ہے کہ 16 حلقہ جات میں سے صف اول کی معاونات 101 ہیں اور صف دوم کی 211 ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ نے اطلاع دی ہے کہ 6 بہنیں معاونات خصوصی صف اول ہیں اور 30 بہنیں صف دوم میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ دیگر لجنات سے بھی درخواست ہے کہ اس قسم کی معلومات بھجوائیں اور ساری جماعت کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول پر بھارت کی اشتعال انگیزی پر پاکستان کو سخت تشویش ہے۔ پاکستانی افواج اس اشتعال انگیزی کا موثر جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ سرحدوں پر میزائل نصب کرنا امن بات چیت کے خلاف ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کے سروں پر ہاتھ نہیں رکھ سکتے۔ جب سے انسداد دہشت گردی کا قانون پاس ہوا ہے' امن قائم ہو گیا ہے۔ پولیس کو اختیارات کا ناجائز استعمال نہیں کرنے دیا جائے گا۔ بلوچستان میں مخلوط حکومت میں شمولیت کا جلد فیصلہ کریں گے انہوں نے کوئٹہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ سے ایف 16 طیاروں کے حصول کی بات کی جائے گی۔ بلوچستان کی ترقی کی خواہش ہے لیکن خزانہ خالی ہے۔ گوادر پورٹ بننے سے ترقی کے لئے راستے کھلیں گے۔

○ سیلاب سے چنیوٹ کے نواح میں 100 دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ کھڑی فصلیں تباہ اور مکانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ حافظ آباد کے دیہاتی علاقوں میں ایک ہزار مکانات تباہ ہو گئے ہیں کئی علاقوں میں لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ شاہدرہ میں بھی لوگوں کو محفوظ مقامات پر جانے کے لئے کہہ دیا گیا لیکن کئی خاندانوں نے گھر چھوڑنے سے انکار کر دیا۔

○ سیلاب کے تیسرے روز بھی 30 افراد ہلاک ہو گئے۔ ضلع گوجرانوالہ میں 15' سیالکوٹ میں تین' راولپنڈی میں دس' اور فیصل آباد میں دو افراد جاں بحق ہوئے۔ پانی بدوملہی اور خوشاب میں بھی داخل ہو گیا۔ سیالکوٹ کے 400' پنڈی بھٹیاں کے 100 دیہات زیر آب آ گئے ہیں جبکہ ساہیوال کے 129 دیہات خالی کرا لئے گئے ہیں۔ نالہ ڈیک کے پانی سے مرالہ لنک نہر کے دونوں کنارے ٹوٹ گئے۔ پاکپتن کے قریب نہر میں شگاف پڑ گیا۔ جس سے وسیع علاقہ زیر آب آگیا ہے سندھ حکومت نے سیلاب سے نمٹنے کے لئے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ محکمہ انہار کے عملے کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ خوشاب کے پورے علاقے میں سیلابی ریلے نے تباہی مچا دی ہے۔ خوشاب شاہ پور روڈ کا ایک حصہ پانی میں بہہ گیا ہے۔ اور شاہ پور شہر کے بازار میں پانی داخل ہو گیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو انسانی حقوق کی پامالی روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کے لئے ایک چھ نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ سب سے پہلے صدر اور وزیر اعظم سے ججوں کی ٹرانسفر کے اختیارات واپس لینا ہوں گے۔ ہمیں متحد ہو کر آزاد اور خود مختار عدلیہ کی کوشش کرنی چاہئے۔ شہریوں کے ذاتی معاملات میں حکومتی دخل اندازی ختم ہونی چاہئے نیا ہیومن رائٹس کمیشن بنایا جائے۔ اور آئی جی پولیس کو مکمل خود مختاری دی جائے۔ 1960ء کے ایم پی او آرڈیننس کو تبدیل کیا جائے۔ حکومت اقوام متحدہ کے کنونشن کے مطابق متشدد' ظالمانہ' غیر انسانی اور غیر اخلاقی سزاؤں کو ختم کرائے۔ نئے انسانی حقوق کمیشن میں حکومت اور اپوزیشن کو برابر نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ درجنوں ضمیر کے قیدی پابند سلاسل ہیں۔ میرے شوہر کو پس دیوار زنداں رکھا گیا ہے۔ برادر نسبتی اور دوسرے حامیوں کو ٹھوس ثبوت کے بغیر جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ مسلح گروہ انسانی حقوق کی پامالی اور دانستہ یا نادانستہ قتل و غارت کا باعث بنتے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے ہاٹ لائن شروع کر دی ہے۔ ہر شہری کو اجازت ہے کہ وہ اس نمبر 444-888-111 پر رابطہ کر کے اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے لئے رابطہ کرے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات اور فروغ ذرائع ابلاغ سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر کی تجاویز ماورائے آئین اور سیکورٹی مفادات کے خلاف ہیں۔ انسانی حقوق کمیشن کے قیام کی تجویز خوش آئند ہے۔ مگر یہ کمیشن 1993ء سے بنایا جائے انہوں نے کہا کہ محترمہ ایک طرف تو ایجنسیوں کو شامل کر کے قومی حکومت بنانے کی بات کرتی ہیں اور دوسری طرف ان کے رول کی مخالفت کر رہی ہیں۔ بے نظیر معاملے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھانے کی کوشش نہ کریں اور اپنے دور کے حقائق کو مدنظر رکھیں۔ ذاتی مسائل کے لئے لندن اور واشنگٹن جا کر فریاد نہ کریں۔

○ محنت و افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانیوں کے امور کے وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ بیروزگاروں کے لئے 5 لاکھ آسامیاں نکالی جا رہی ہیں۔ حکومت بیروزگاروں کے مسئلے سے غافل نہیں۔ وزیر اعظم نے بے روزگاروں کے لئے 5۔ ارب مختص کئے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے گولڈن جوبلی کے موقع پر قیدیوں کی سزا میں کمی کی ہے۔ اس کا اطلاق جاسوسی۔ تخریب کاری۔ گینگ ریپ۔ ڈکیتی اور ملک دشمن سرگرمیوں پر نہیں ہو گا۔ تمام قیدیوں کی پانچواں حصہ سزا کم ہو گی۔ 65 سال کے قیدیوں کی سزا معاف کر دی جائے گی۔

○ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق آئندہ 24 گھنٹوں میں موسم خشک رہے گا۔ تاہم لاہور ڈویژن گوجرانوالہ' اور راولپنڈی ڈویژن میں چند مقامات پر بارش کا امکان ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سیلاب زدگان کی بحالی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ سیلاب اترنے کے ساتھ ہی صحت و صفائی کا کام ہنگامی بنیادوں پر شروع کر دیا جائے گا۔ حکومت مصیبت کی گھڑی میں سیلاب زدگان کے شانہ بشانہ ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب بھر میں تین ارب کی لاگت سے پچاس ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

○ امریکہ نے کشمیر پر ثالثی سے انکار دیا ہے کلنٹن گجرال مذاکرات کے دوران امریکہ بھارت تعلقات پر خصوصی غور ہو گا۔

○ جمیعت علماء پاکستان کی مرکزی عاملہ نے اپنے ایک اجلاس میں اتفاق رائے سے مرکزی صدر مولانا عبدالستار نیازی کو عہدہ صدارت سے برطرف کرتے ہوئے صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم کو آئندہ صدارتی انتخاب تک قائم مقام صدر کے عہدہ پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ مولانا عبدالستار نیازی نے اپنی برطرفی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے برطرف کرنے والے حکومت کے چمچہ گیر ہیں۔ مجھے کوئی مائی کا لال صدارت سے نہیں ہٹا سکتا۔ عاملہ کے تمام ارکان کی رکنیت چندہ نہ دینے پر ختم ہو چکی ہے۔ مجھے برطرف کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ سب بکواس کرتے ہیں۔ عدم اعتماد صرف شوریٰ ہی کر سکتی ہے۔

○ بھارتی فوج نے ارکان پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں 100 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔

○ اسرائیلی فوج نے فلسطینوں کے گھر مسمار کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

○ الجزائر میں بم دھماکہ سے 8 ہلاک اور 50 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے قلم قبیلہ کے لئے 20 لاکھ کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ 15 لاکھ غیر قانونی تارکین وطن کے انخلاء کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ بھارت میں قوم پرست ہندو جماعت راشٹر یا سیوک سنگھ یعنی آر ایس ایس نے مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کی مہم چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو ہندو ازم کا قائل کرنے کے لئے تین ہزار پجاری بھرتی کر لئے گئے ہیں۔ جو پورے بھارت کا دورہ کریں گے۔

○ حکومت نے تمام حساس اداروں اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سیاسی شعبے ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اداروں کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا کلچر ختم کرنے کے سلسلے میں حکومت نے اہم فیصلے کر لئے ہیں۔ فوری عمل درآمد ہو گا۔ ایجنسیوں کو مزید فعال بنایا جائے گا۔

○ کراچی میں دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کراچی کے علاقے لیاقت آباد اور بلدیہ ٹاؤن میں دہشت گردوں نے ڈسٹرکٹ سنٹرل کے نظارت خانے کے ایک ملازم سمیت 2۔ افراد کو اغوا کر کے قتل کر دیا جبکہ ابراہیم حیدری کے علاقے میں ایک سربریدہ کی نعش ملی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نیویارک میں جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کے سلسلے میں اپنے دورے میں 22۔ ستمبر کو صدر کلنٹن سے ملاقات کریں گے۔

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات خصوصی رعایتی قیمت کے ساتھ
ہر قسم کی جرمن سیلڈ و کھلی پوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیوکیمک ادویات' گولیاں' ٹکیاں' شوگر آف ملک خالی ڈبیاں' ڈراپرز نیز ہومیوپیتھک کتب کی خریداری کا قابل اعتماد مرکز
ہومیو ادویات کے بارہ میں معلومات کیلئے کوالیفائڈ ڈاکٹرز کی سہولت موجود ہے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 771 / 213156

خوشخبری صرف محدود مدت کیلئے
فوم کے گدوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
25٪ + 10٪ = ٹوٹل 35٪ ڈسکاؤنٹ
سنگل بیڈ کی پرانی قیمت میں ڈبل بیڈ فوم حاصل کریں گدیاں • تکیے اور فوم کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز اولمپیا کارپٹ' نیر کارپٹ' فلور شیٹ کی مکمل ورائٹی
احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ
فون: 211006